احرام - Gmail

https://mail.google.com/mail/?ui=2&ik=...&view=pt&search=...

Gmail

Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

احرام

---

osman sulliman <sullimantop5@hotmail.com> 29 September 2011 21:01
To: JAMIA ASHRAFIA LAHORE <ummqura@brain.net.pk>, darulifta@gmail.com, daruliftadarululoom@gmail.com, contact@darululoom.org.uk

اسلام علیکم

احرام کی حالت میں خشبودار مختلف ذایقہ والی مشروبات پینا جائز ہے؟ اور وہ اگر کپڑے پر گر جائے جس سے کپڑے خشبودار ہوجائے تو اس کے کیا احکام ہے گے

جزاک اللہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

بطور تمہید پہلے یہ بات واضح رہے کہ جس مشروب میں کوئی خوشبودار چیز ملی ہوئی ہو حالت احرام میں اس کے استعمال کے متعلق حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کے دو قسم کے اقوال ملتے ہیں:

ایک یہ کہ ایسا مشروب خواہ پکایا گیا ہو یا پکایا نہ گیا ہو دونوں صورتوں میں قلیل استعمال کی صورت میں صدقہ اور کثیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ فتح القدیر، مناسک ملا علی قاری، رد المحتار، غنیۃ الناسک، درر الحکام اور الفتاوی الہندیہ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو منسلکہ عبارات ۱تا۶)

اردو میں مناسک کے موضوع پر لکھی گئی مستند کتب میں بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے، چنانچہ "زبدۃ المناسک" میں ہے:

> مسئلہ۔ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی اگر (خوشبو) غالب ہے تو دم دے اور اگر مغلوب ہے تو صدقہ دے۔ مگر جو مغلوب کو مکرر استعمال کرے تو دم واجب ہے۔ (زبدہ) جیسے خشک خوشبو زعفران، الائچی، قرنفل، لونگ چائے وغیرہ میں ڈالے جائیں یا خود دونوں پکی ہوں جیسے عرق گلاب شربت وغیرہ میں ملا کر پیتے ہیں پس اگر بہت پیا ہے تو دم اور تھوڑا پیا ہے تو صدقہ اور اگر تھوڑا تھوڑا دوبارہ پیا ہے تو دم لازم ہے...(از غنیہ) (ص:۳۵۷)

اور "معلم الحجاج" میں ہے:

> اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے کی وجہ سے کچھ فرق نہیں آتا۔ پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر خواہ پکایا جائے یا نہ پکایا جائے بہر صورت جزاء ہے (ص:۲۳۱)

دوسرا قول یہ ہے کہ مشروب میں بھی وہی تفصیل ہے جو فقہائے کرام رحمہم اللہ نے کھانے کی چیز کے سلسلے میں بیان کی ہے کہ

(الف) اگر مشروب میں خوشبو کو پکایا جاتا ہو تو محرم پر اس کے استعمال کی وجہ سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر پکایا نہ جائے تو اس صورت میں اعتبار غلبہ کا ہوگا، کہ اگر وہ خوشبودار چیز مشروب پر غالب ہو تو کم استعمال کرنے کی صورت میں صدقہ اور زیادہ استعمال کی صورت میں دم واجب ہوگا، اور اگر وہ خوشبودار چیز

مطلوب ہو تو اس صورت میں اس کے استعمال سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔ تاہم اگر اس سے خوشبو آتی ہو تو اگر اس کو بار بار استعمال کرے تو دم ہی ہے (علامہ شامی اور علامہ ابن نجیم رحمہما اللہ نے یہ قول اختیار کیا ہے (ملاحظہ ہو حوالہ جات نمبر ۳)

مذکورہ اقوال میں سے پہلے قول کے مطابق ہی اکثر کتابوں میں مسئلہ لکھا گیا ہے، اور اسی قول کو ہمارے اکابرین نے بھی اختیار فرمایا ہے۔ لہٰذا مشروب میں اگر کوئی خوشبودار چیز شامل کی ہو مثلاً زعفران وغیرہ یا کیوڑا وغیرہ تو احرام کی حالت میں اس مشروب کا استعمال ممنوع ہوگا اس کے پینے اور کپڑے پر گرنے کی صورت میں جزا واجب ہوگی، اور اگر کسی مشروب میں الگ سے کوئی خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی ہو تو اس کا پینا جائز ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ ساری تفصیل ان مشروبات کے بارے میں ہے جن میں باقاعدہ کوئی خوشبودار چیز مثلاً عرق گلاب، زعفران، کیوڑا وغیرہ ڈالی جائے۔ آج کل مشروبات میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے جو ایسنس (essence) وغیرہ ڈالے جاتے ہیں انہیں نہ عرفاً خوشبو سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی ان کے استعمال کے وقت خوشبو محسوس ہوتی ہے اس لئے حالتِ احرام میں ان کا پینا جائز ہے۔ ان کے پینے سے یا کپڑوں پر گرنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۱) فتح القدير: ۳/۲۷، طبع دار الفكر

ثم الأكل الموجب أن يأكله كما هو، فإن خلطه في طعام قد طبخ كالزعفران والأفاويه من الزنجبيل والدارصيني يجعل في الطعام فلا شيء عليه، فعن ابن عمر أنه كان يأكل السكباج الأصفر وهو محرم، وإن لم يطبخ بل خلطه بما يؤكل بلا طبخ كالملح وغيره، فإن كانت رائحته موجودة كره، ولا شيء عليه إذا كان مغلوبا فإنه كالمستهلك، أما إذا كان غالبا فهو كالزعفران الخالص؛ لأن اعتبار الغالب عدما عكس الأصول والمعقول فيجب الجزاء، وإن لم تظهر رائحته. ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم، وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشربه مرارا فدم

(۲) وفي منسك الملا علي القاري (۳۱۸، طبع قديمي كتب خانه)

(ولو خلطه بمشروب) فالحكم للزعفران أو الورس بالغلبة (فإن كان غالبا) أي باعتبار أجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوبا ففيه الصدقة إلا أن يشرب مرارا ففيه الدم

(۳) وفي الشامية:

فصار أن خلط الطيب بغيره على وجوه لأنه إما أن يخلط بطعام مطبوخ أو لا، ففي الأول لا حكم للطيب سواء كان غالبا أم مغلوبا، وفي الثاني فالحكم للغلبة إن غلب الطيب وجب الدم، وإن لم تظهر رائحته كما في الفتح، وإلا

فلا شيء عليه غير أنه إذا وجدت معه الرائحة كره وإن خلطه بمشروب فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا غير أنه في غلبة الطيب يجب الدم وفي غلبة الغير تجب الصدقة إلا أن يشرب مرارا فيجب الدم. وبحث في البحر أنه ينبغي التسوية بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مطبوخ، إما بعدم وجوب شيء أصلا أو بوجوب الصدقة فيهما، ولكنه فيه(ج٢ ص٥٤٣)

(٤)وفي غنية الناسك:

ومن خلطه بمشروب كالقهوة والبرتقال بالقهوة فالحكم للطيب مطلقا كان أيضا فإن كان الطيب غالبا يجب دم إن شرب كثيرا وإلا فصدقة (ص٢٢٧)

(٥)وفي درر الحكام (١ص٢٣٠)

ولو خلطه بمشروب وهو غالب فعليه الدم وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم فإن كان الشرب تداويا تخير في خصال الكفارة من الفتح والتصحيح ولم يذكر الفرق بين الأكل والشرب لعله لم يذكر هنا تحت المنفية.

(٦)وفي الفتاوى الهندية عن النهر الفائق:

ولو كان الطيب في طعام طبخ وتغير فلا شيء على المحرم في أكله سواء كان توجد رائحته أو لا، كذا في التبيين،

وإن خلطه بما يؤكل بلا طبخ فإن كان مغلوبا فلا شيء عليه غير أنه إن وجدت معه الرائحة كره، وإن كان غالبا وجب الجزاء ولو خلطه بما يشرب فإن كان غالبا ففيه دم وإلا فصدقة إلا أن يشربه مرارا فيجب دم هكذا في النهر الفائق

(ج:١ ص:٢٤١)

(٧)وفي تبيين الحقائق:(٢،٣ المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة

حتى لو أكل زعفرانا مخلوطا بطعام أو طيب آخر ولم تمسه النار يلزمه دم وإن مسته فلا شيء عليه لأنه صار مستهلكا. وعلى هذا التفصيل في المشروب

(٨)وفي البحر الرائق:

وقالوا: ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم، وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم فإن كان للتداوي خير وينبغي أن يسوى بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مطبوخ أما بعدم شيء أصلا كما هو

الحكم في المأكول لو يوجب الصدقة فيما كما هو الحكم في المشروب وبما فرق به في المحيط من أن الطيب ما يقصد شربه فإذا خلطه بمشروب لم يصير تبعا للمشروب حقه إلا أن يكون المشروب غالبا كما لو خلط اللبن بالماء فشربه الصبي ثبتت حرمة الرضاع إلا أن يكون الماء غالبا بخلاف أكله فإنه ليس مما يقصد عادة فإذا خلط بالطعام صار تبعا للطعام وسقط حكمه ففيه نظر من وجهين. الأول: أن من الطيب ما يقصد أكلا إذا كان من المأكولات المقصود التنعم به وهو الطيبة إما مداواة أو تنعما منفردا أو مخلوطا كما يقصد شربا الثاني أن القصد من هذا الباب ليس بشرط؛ لأن الناسي والعامد والجاهل سواء. البحر: (ج٣ ص٣٦) والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

الجواب صحيح
وهو احوط القولين
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
٢٨-١١-١٤٣٣ھ
مفتی

الجواب
(١) محمد يعقوب عفا الله عنه
كليم الله
(٢) كليم الله عفي عنه
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٨/١١/١٤٣٣ھ

دار الافتاء ١٣٩٥ھ
٢٨/١١/٣٣

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفر الله له
٢٨/١١/١٤٣٣ھ
مفتی

Scanned by CamScanner